

نَحْمَدُهُ وَنَصَلِّي وَنَسَّلِمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

الْأَقْرَبُ إِلَيْنَا مِنَ السَّاعَةِ وَإِنَّا نَسْتَغْفِرُ لِلَّهِ
فَإِنَّمَا مِنْ قَرِيبٍ إِلَيْنَا كَيْفَ أَوْرَادَ حَانِدَ بَحْثَ كَيْا

علاماتِ قیامت

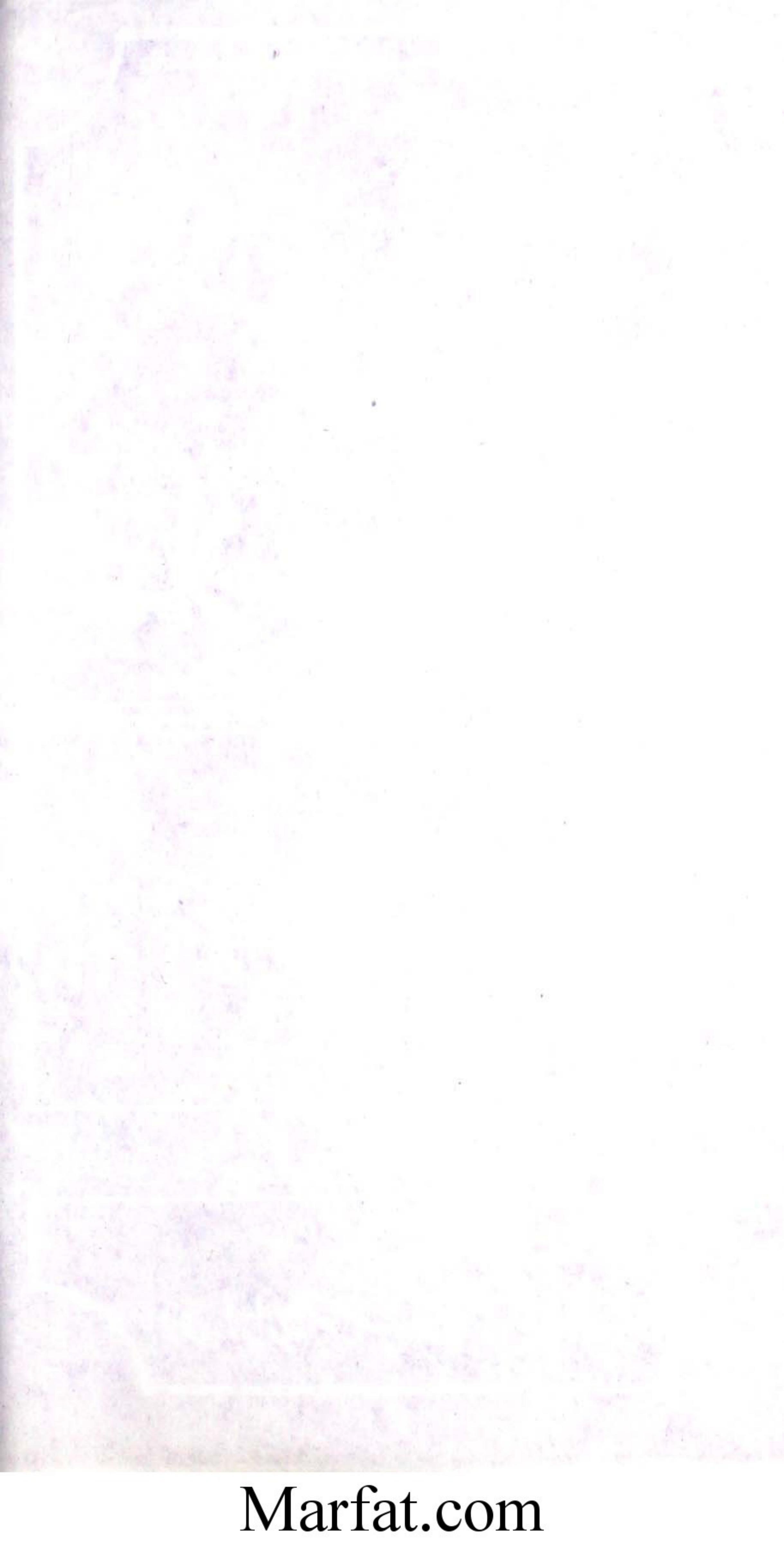
او

بِالشَّرِيكِ عَالِيِّ
بِحَمْدِهِ عَنْهُ

حضرتِ امامِ محمدی

تألیف: سید محمد سعید الحسن

ناشر: ادارہ حزبِ اسلام چکر بریڈ پٹسلیٹ فیصل آباد



Marfat.com

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلَیْیِ رَسُولِہِ الکَریم



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قَاتَلَتِ السَّكَلَةَ وَأَشْفَقَ
قَاتَلَتْ قَرِيبَ آگَہی اور چاند بھپٹ گیا۔ (رض)

عَادَمَاتِ قِيَامَتِ

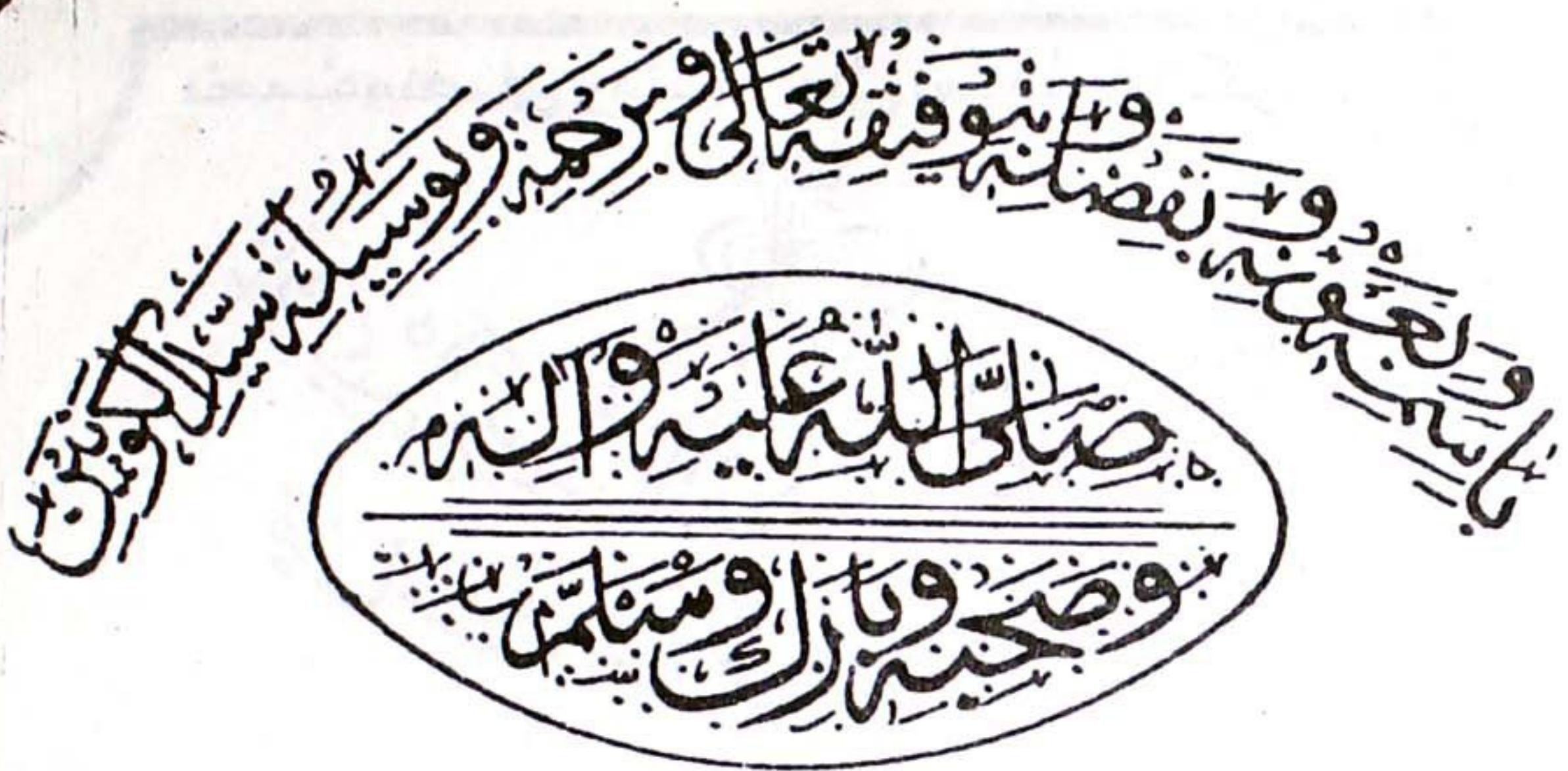
اوہ

اللَّامِ الْمُنْدَدِی
حَصَرَتِی



الیف، سید محمد سعید الحسن

ناشر: ادارہ حزبِ اسلام چک بریز ۲۰۱۳ ضلع فیصل آباد



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شَهْرُ مُبَارَکٍ رَّجَبٍ

نام کتاب	علامات قیامت اور حضرت امام محمدی
خمریدر	سید محمد سعید الحسن شاہ
بار اول	1998ء
نقداد	ایک ہزار
ناشر، ادارہ حزب الاسلام رب برسہ مانا نوالہ تھیل و فصل فصل آں	

ضروری گلشن

خود مطالعہ کریں سمجھیں عمل کریں دوسریں کو پڑھائیں عمل کی ترعیب دیں۔
اس کتاب کی خمریدر فروخت افلاتی حبہ ہے۔
بیرونی حضرت ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ چیخ کر مفت طلب فرمائیں۔
اثاعت کے متمنی حضرات سیکھ بڑی لشروا شاعت سے رابطہ فرمائیں۔



ادارہ حزب الاسلام رب برسہ مانا نوالہ تھیل و فصل فصل آں با کم رابطہ قائم۔

حَمْدُهُ لِلّٰهِ

اللّٰہی تیری ذات ہے سب سے اعلیٰ تجھے بس بقا اور سب کو فنا ہے
 تو ہی سب کا خالق تو ہی سب کا مالک تو ہی سب کا رازق تو ہی بس خدا ہے
 کسان نے جو دانہ زمین میں دیا اسے تیری قدرت نے مولا اگایا
 یہ سب نیل بوٹے یہ پھول اور کلیاں تیری ذاتِ اقدس پر ہر شے گواہ ہے
الْحَمْدُ لِلّٰهِ تیری شان اعلیٰ مجھکے تیرے آگے ہر اک پست و بالا
 تو ہی رب ہے سب کا تو ہی سب کا مولا ہر اک عیب سے ذات تیری وراء ہے
 رحیم اور رحمٰن ہے شان تیری اس عاجز پر رحمت ہے ہر آن تیری
 تو مالک قیامت کا روزِ حشر میں سعید الحسن کا تو ہی آسرا ہے
 عبادت کے لائق ہے بس ذات تیری ہے یہ ہی عقیدہ یہی بات میری
 مدد تجھ سے مانگوں دعا تجھ سے مانگوں کہ کونیں میں بس تو ہی اک خدا ہے
 چلا ہم کو تو ان کی راہ پر خُدایا جنہیں تو نے بندہ ہے اپنا بنایا
 جنہیں نعمتوں سے ہے تو نے نوازا جو تیرا ولی ہے جبیب خدا ہے
 نہ تو جن سے راضی جو مغضوب تیرے نہ تیرے وہ بندے نہ محبوب تیرے
 پچا ان سے ہم کو بھی صدقہ نبیؐ کا یہی ہے تمنا یہی مدعایا ہے
 سعادت عطا کر دے اس کو خدا یا کہ سعید الحسن نام ہے جس نے پایا
 یہ ناقیز بندہ ہے تو ذوالعطایا دے صدقہ نبیؐ کا کہ جو مصطفیٰ ہے
 جو سب اس کے دوست جو احباب پیارے بخش دے خطا کار سارے کے سارے
 تیری شانِ رحمت بہت ہی وسیع ہے مقابل میں اس کے جرم کیا خطا ہے

نکتہ شریف

خدا چاہتا ہے رضا مصطفیٰ کی حقیقت کا چشمہ لگا کر تو دیکھو
گناہوں کی بخشش ملے ان کے ذر سے انسین تم وسیلہ بنائ کر تو دیکھو
نبی مکرم حبیب خدا ہیں خدا کی عطا سے وہ مشکل گشا ہیں
جو معبد حق ہے یہ محبوب اس کے تصور یہ دل میں جما کر تو دیکھو
انہی کا تصور میری زندگی ہے انہی کی غلامی میری بندگی ہے
ہے نعمت خدا کی وہ تقسیم کرتے حدیث بخاری اٹھا کر تو دیکھو
دیکھو سورۃ الجن قرآن اندر ہے ۲۶، ستائیس آیت کا نمبر
کہ ہے آل عمران ایک سو انہی علم مصطفیٰ آزم کر تو دیکھو
وہ مختار عالم وہ مالکِ کوثر ہے تاج شفاعت نجا ان کے سر پر
کیا کچھ نہ ان کو دیا ان کے رب نے عقیدت سے نظریں جھکا کر تو دیکھو
خُنُو اَمَا أَتَكُمْ كا فرمان پیارا وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكُمْ ہے آشکارا
ملے دونوں عالم کی خیرات ان سے ذرا اپنا دامن پھیلا کر تو دیکھو
جو جابر کے بیٹے قضا سے مرے تھے میرے مصطفیٰ کی رضا سے جئے تھے
دو بندوں کا کھانا کئی سونے کھایا ذرا تم بھی کھانا بڑھا کر تو دیکھو
شہنشاہ دوران گدا ان کے در کے ہیں جن و ملائک فدا ان کے در کے
اے سید الحسن روح پور نظارے تمہیں ان کے روپے پہ جا کر تو دیکھو

نَحْمَدُ اللَّهَ تَعَالَى وَنَصَلِّ وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْمَجْتَبِيِّ وَعَلَى أَهْلِهِ وَاصْحَابِهِ
دَائِمًا بَدَأًا مَا بَعْدَ اعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ

الحمد لله تعالى هم مسلمان اس بات پر بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں کہ خلاق عالم جل شانہ نے رسول محتشم رحمت عالم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے دین اسلام کی صورت میں ہمیں ایک ایسا مکمل ترین ضابطہ حیات عطا فرمایا کہ جس نے ہر دور میں زندگی کے ہر موڑ پر نہایت احسن انداز میں راہنمائی فرمائی۔ مذاہب عالم میں یہ شرف صرف اور صرف دین اسلام ہی کو حاصل ہے کہ یہ نہ صرف عین فطرت انسانی کے مطابق ہے بلکہ اس پر عمل کرنے والا دینی، سیاسی، سماجی، تمدنی، معاشی، اقتصادی، سائنسی، معاشرنی، غرض یہ کہ ہر شعبۂ حیات میں اس قدر راہنمائی حاصل کر لیتا ہے کہ اسے کوئی تشکیل باقی نہیں رہتی۔ اس دین متین کی کتاب ہدایت قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ ”ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین“

ترجمہ ”یعنی (پوری کائنات میں) کوئی بھی شے خواہ وہ خشک ہو یا تراہی نہیں ہے کہ جس کا تذکرہ اس بیان کرنے والی کتاب میں موجود نہ ہو۔“

لاریب یہ کتاب کائنات کے تمام علوم کو محیط ہے۔ جگہ صاحب قرآن تاجدار عرب و عجم شفیع معظم رحمت عالم ﷺ کے بارہ میں خلاق عالم جل شانہ کا ارشاد ذی شان ہے کہ علمک مالم تکن تعلم۔

ترجمہ ”یعنی (ہم نے) سکھا دیا آپ کو وہ سب کچھ جو بھی آپ نہ جانتے تھے“ اور اسی طرح آیت مبارکہ الرحمن علم القرآن

بھی اس بات پر شاہد عدل ہے کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین نے اپنے رسول رحمت اللعالمین ﷺ کو کائنات کے سبھی علوم سکھا دیئے جن کے مطالعہ سے قارئین کرام کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ پروردگار عالم جل شانہ نے اپنے رسول مجتبی ﷺ کو کس قدر علوم غیریہ عطا فرمائے۔ اس جگہ احادیث مبارکہ کے عظیم ذخیرہ سے چند ایک روایات مقدسہ نقل کی جاتی ہیں

(1) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ خاطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور اس وقت سے لے کر قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا اس کا ذکر فرمایا جس نے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو اس کو بھول گیا وہ بھول گیا اور بیشک میرے ساتھی اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں اور میں مذکورہ واقعات سے جب کوئی شے بھول جاتا ہوں، پھر وہی ظہور پذیر ہوتی ہے، تو مجھے اسی طرح یاد آجائی ہے جیسے کہ کسی آدمی کا چہرہ دیکھا تھا پھر وہ چلا گیا (اور میں اسے بھول گیا) پھر جب اس کو دیکھوں تو پہچان لوں۔

(بخاری مسلم، خصائص کبریٰ جز ثانی، مشکوٰۃ جز ثالث)

(2) حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ہم کو نماز فجر پڑھائی، پھر آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور خطبہ دیا، یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا، آپ ﷺ منبر سے اترے اور نماز ادا فرمائی، پھر خطبہ دیا (نماز عصر ادا فرمانے کے بعد بھی خطبہ جاری رہا) یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا جو واقعہ قبل ازیں گزر چکا تھا اور جو کچھ بھی قیامت تک پیش آنے والا تھا، حضور خواجہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سب کچھ بیان فرمادیا جو زیادہ یاد رکھنے والا ہے، وہی زیادہ عالم ہے (مسلم شریف، خصائص کبریٰ، اسی طرح عمر بن الخطاب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (مشکوٰۃ شریف))

(3) حضرت ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ نے آسمان پر اڑنے والے ہر پندے تک کا ہم سے ذکر فرمادیا۔ (خصائص کبریٰ)

(4) حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور ہمیں مخلوقات کے بالکل ابتداء سے تمام حالات و واقعات کی خبر دینا شروع کی اور قیامت تک کے واقعات بتا دیئے یہاں تک کہ جنتی جنت میں داخل ہو گئے اور دوزخی دوزخ میں۔ جو یاد رکھ سکا، اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔ (صحیح بخاری شریف جز ثالث)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی مروی ہے۔ (خصوص کبریٰ)

(5) حضرت عبدالرحمن بن عاشور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب تعالیٰ جلٰ شانہ کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ ملائے اعلیٰ میں فرشتے کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ تو خوب جانتا ہے پس اس نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا۔ میں نے اس کی سردی اپنے سینے میں محسوس کی، پس میں نے جان لی، ہر وہ چیز جو زمین و آسمان میں تھی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی

ترجمہ ”اور اس طرح دکھلائی ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو زمین و آسمان کی بادشاہت مکہ وہ یقین والوں سے ہو جائے“ (مشکوٰۃ جز اول) تقریباً اس کی مثل حضرت معاز بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (ذکورہ)

(6) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے واسطے دنیا ظاہر کی گئی اور میں نے دنیا کو اور قیامت تک ہونے والے واقعات کو اس طرح دیکھ لیا کہ جس طرح میں اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔

(خصوص کبریٰ جز ثانی)

(7) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی بھول گئے ہیں یا بھولنے کا اظہار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے ہر ایسے فتنے کے قائد کہ جس کے تابعداروں کی تعداد تین سو یا زیادہ ہوگی، اس کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبلے کا نام بھی ہمیں بتا دیا۔

(سنن البی داؤد)

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے علم مصطفیٰ ﷺ کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ خیال رہے کہ اس موضوع پر بہت سی احادیث مبارکہ موجود ہیں، مگر ہم نے

صرف ضرورت کے مطابق یہاں چند ایک نقل کی ہیں۔ اب حضور سرور کائنات ﷺ کے بہت سے ارشادات عالیہ (پیش گوئیاں) جو کہ پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ ان میں سے چند ایک نقل کے جاتے ہیں تاکہ طالب حق کے لئے نشان راہ ہوں۔

1۔ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ”(میرے بعد) خلافت تیس سال تک رہے گی۔ پھر بادشاہت میں تبدیل ہو جائے گی۔“ (احمد، ترمذی، ابو داؤد، مشکوہ)

2۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو طلب فرمایا اور ان کے ساتھ میدان بدر میں پہنچے (اور زمین پر نشان لگا کر فرماتے تھے) یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور پھر اپنے دست مقدس کو زمین پر (مختلف جگہوں پر) رکھتے تھے اور فرماتے تھے (فلاں کافر) اس جگہ (گر کر مرے گا اور (فلاں) اس جگہ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نے ذرہ بھر بھی تجاوز نہ کیا (وہیں گر کر مرا) کہ جہاں حضور اکرم ﷺ نے اس کا نام لے کر ہاتھ رکھا تھا۔
(صحیح مسلم۔ مشکوہ)

3۔ حضرت ابی ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عنقریب تم مصر کو فتح کرو گے۔ مصر ایک زمین ہے کہ جس میں قیراط کا چرچا ہے۔ جب تم اس کو فتح کرلو، تو اس کے رہنے والوں پر احسان کرنا، کیونکہ ان کے لئے ذمہ ہے اور قربت ہے یا فرمایا کہ ذمہ اور سرال ہے، پھر جب تم وہاں ایک اینٹ کی جگہ پر دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے دیکھو تو تم مصر سے نکل جانا۔“ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ عبد الرحمن بن شربیل بن حسنة اور اس کا بھائی ربیعہ ایک اینٹ کی جگہ کے لئے جھگڑ رہے تھے، تو میں مصر سے نکل گیا۔
(صحیح مسلم، مشکوہ شریف)

مصر، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں فتح ہوا۔ ابن خلدون میں

ہے کہ اسلامی فوجیں سنہ ۲۱، سنہ ۲۳ یا سنہ ۲۵ میں (اختلاف کے ساتھ) عمر بن العاص کی زیر قیادت مصر کی طرف روانہ ہوئیں۔ ابن اشیر نے سنہ ۱۶ کو ترجیح دی ہے۔ پھر وہ سب واقعہ پیش آیا جس کا حضرت ابی ذر الفیت رض تذکرہ کر رہے ہیں جسے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش آنے سے بہت عرصہ پہلے ہی بیان فرمادیا تھا

4- حضرت ابی هریرہ رض سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک پہاڑ پر تشریف فرماتھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم) بھی موجود تھے۔ اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ٹھہر جا! حرکت نہ کر۔ تجھ پر نبی ہے، صدیق ہے اور شہید موجود ہیں۔ (خصائص کبریٰ)

ہر شخص جانتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رض کے بعد مذکورہ صحابہ کرام مرتبہ شہادت کے عظیم منصب پر فائز ہوئے اور اس بات کی خبر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پہلے ہی دے دی تھی۔ اس حدیث پاک کے علاوہ بھی خصائص کبریٰ میں بہت سی احادیث مبارکہ منقول ہیں کہ جن میں خواجہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ صحابہ اور بہت سے دوسرے صحابہ کرام کی شہادت وغیرہ کی باتیں تفصیل سے بیان فرمائیں بلکہ اپنے نواسے حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا تذکرہ فرماتے ہوئے یہاں تک نشاندہی فرمادی کہ

5- حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی سی مٹی عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس مٹی کو سنبھال کر رکھ لو، جس دن یہ خون بن جائے سمجھ لینا کہ میرا نواسہ شہید کر دیا گیا ہے، چنانچہ سنہ ۶۰ھ دس محرم الحرام کو ہ مٹی خون بن گئی۔ (خصائص کبریٰ جلد دوم)

6- اسی طرح سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فتوحات اسلامیہ کی خبر دی اور فرمادیا کہ لال شر اور علاقہ فتح ہو گا اور فلاں فلاں واقعات پیش آئیں گے۔ حتیٰ کہ حضرت

سراقب رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ "اے سراقب وہ کیا وقت ہو گا کہ جب تمہارے ہاتھوں کے سونے کے لگن ہونگے"۔ تو جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایران فتح ہوا اور مال غنیمت کے ساتھ کسری کے لگن بھی دربار خلافت میں پہنچے، تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وہ دونوں لگن حضرت سراقب رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں پہنادیئے اور کہا کہ "حمد ہے اس خدا تعالیٰ کی جس نے کسری کے ہاتھوں سے لگن چھین کر سراقب کے ہاتھوں میں پہنادیئے" ایسے ہی

7۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد خلافت تیس برس ہو گی، پھر بادشاہت ہو گی، چنانچہ خلافت تیس برس رہی پھر حضرت امیر معاویہ کی حکومت شروع ہو گئی۔

8۔ یوں ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنا لعاب دہن چڑاتے ہوئے ان کی والدہ سے فرمایا کہ یہ "ابو المخلفاء" ہیں یعنی کئی حاکموں کے باپ ہیں، چنانچہ خاندان عباسی کی بہت عرصہ تک حکومت رہی (خصائص کبریٰ)

یہ تمام اخبار و واقعات پوری شرح و بسط کے ساتھ کتب تواریخ، سیر و احادیث میں مذکور ہیں۔ ہم نے ان کو انتہائی اختصار کے ساتھ یہاں نقل کیا ہے، کیونکہ شرح و بسط کی صورت میں کتاب کی ضخامت بہت بڑھ جاتی، پھر ان کے سوا اور بھی بہت سے واقعات ہیں کہ جن کو اختصاراً "بھی درج نہیں کیا جاسکا اور وہ مذکورہ کتب میں جا بجا پائے جاتے ہیں۔ دراصل ثابت کرنا تو صرف یہ مقصود تھا کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کے واقعات بیان فرمائے اور جو کچھ بیان فرمایا بالکل برحق بیان فرمایا اس میں شبہ کاشابہ تک بھی نہیں۔ اس لئے کہ "وہ اپنی مرضی سے نہیں فرماتے، وہی کچھ فرماتے ہیں جو ان کو وحی کی جاتی ہے" (القرآن)۔

مذکورہ بالا اخبار و واقعات تو عام حالات کے مطابق تھے جو بیان فرمائے گئے اور پورے ہوئے۔ اب اس جگہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمودہ قیامت کی کچھ نشانیاں بھی اختصاراً نقل کرتے ہیں، جن میں کچھ تو پوری ہو گئیں اور کچھ پوری ہو رہی ہیں۔

علمات القيامت

حجاز کی آگ

حضرت سعید ابن المیب، حضرت ابی ہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ سرزین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصرہ (شام کے اونٹوں کی گردیں روشن کر دے گی۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم کتاب الفتنه)۔

یہ پیشین گوئی اس طرح پوری ہوئی کہ سنہ ۶۵۳ھ جمادی الاولی کی آخری تاریخ کو مدینہ طیبہ میں کئی بار زلزلہ آیا، چونکہ یہ خفیف تھا، اس لئے کسی کو محسوس ہوا اور کسی کو محسوس نہ ہوا۔ پھر منگل کے دن سخت زلزلہ آیا جسے سب نے محسوس کیا۔ پھر ۳ جمادی آخر بده کی رات کے آخری حصہ میں اتنا شدید زلزلہ آیا کہ اس کی ہیبت سے لوگ کانپ گئے زلزلوں کا یہ سلسلہ جمعہ کے دن تک جاری رہا۔ زلزلہ کی آواز بھل کی کڑک و گرج سے زیادہ تھی۔ زمین اور دیواروں پر لرزہ طاری تھا، صرف ایک دن میں اٹھارہ بار زلزلہ آیا۔ جمعہ کے دن دوپہر سے قبل زلزلوں کا سلسلہ بند ہو گیا۔ دوپہر کے وقت مدینہ طیبہ کے مشرق کی جانب کچھ فاصلہ پر (بنی قریظہ کے حد کے قریب) آگ نمودار ہوئی۔ اس کے ظاہر ہونے کی وجہ سے آسمان پر دھواں پھیل گیا جو اس کثرت سے تھا کہ اس نے تمام افق کو گھیر لیا۔ جب تاریکی چھا گئی اور رات آگئی تو اس کے شعلے بہت تیز ہو گئے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ آگ بہت بڑا قلعہ بند شر ہے جس میں بڑے بڑے برج اور میٹار دکھائی دیتے تھے اور ایسے محسوس ہوتا تھا کہ آدمیوں کی ایک بہت بڑی جماعت ہے، جو اسے کھینچ کر لا رہی ہے۔ اس آگ کو دیکھ کر اہل مدینہ سخت خوفزدہ ہو گئے، چنانچہ قاضی سنان حسینی کہتے ہیں ”میں امیر مدینہ عزیز الدین کے پاس گیا اور کہا کہ ہم کو عذاب نے گھیر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیجئے۔ یہ سن کر اس نے اپنے تمام غلام آزاد کر دیئے اور لوگوں کے اموال ان کو واپس کر دیئے پھر

وہ اپنے قلعہ سے نکل کر حرم نبوی میں آیا، اس نے اور تمام اہل مدینہ نے حتیٰ کر عورتوں اور بچوں نے بھی وہ رات حرم شریف میں گزاری۔ لوگ گریہ و زاری کرتے ہوئے روضہ اقدس کے گرد کھڑے اپنے گناہوں کا اعتراف کر رہے تھے اور نبی الرحمن سے پناہ طلب کر رہے تھے۔

علامہ قسططانی جنوں نے اس آگ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی، فرماتے ہیں کہ یہ آگ بڑھتی ہوئی حہ اور وادی شلات کے متصل آپنچی، وادی شنطات سے گزر کر یہ آگ حرم نبوی کے مقابل آکر ٹھہر گئی۔ اس آگ کی آواز (رعد) بجلی کی مانند تھی اور دریا کی طرح موجیں مارتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سرخ اور نیلی نہریں رواں دواں ہیں۔ اس آگ کی شدت حرارت اس قدر تھی کہ دو تیر کے فاصلے تک اس کی حرارت کے شعلے اور بہت پنچی تھی۔ ان تمام باتوں کے باوجود مدینہ طیبہ میں خنک اور ٹھنڈی ہوا میں چل رہی تھیں اور آگ کی ہلکی سی تپش بھی محسوس نہ ہوتی تھی، حالانکہ اس آگ کی روشنی حرم نبوی اور جملہ مکانات مدینہ کو مثل آفتاب کے روشن کئے ہوئے تھی۔ یہاں تک کہ لوگ رات کو اس کی روشنی میں کام کرتے تھے۔ ان دنوں آفتاب و مہتاب کو گمن لگ گیا تھا اور یہ آگ جس بھی پھریا درخت کے قریب پنچتی جلا کر بجسم کر دیتی، پھر رانگ کی طرح پکھلتے ہوئے نظر آتے آگ کے پچھلے ہوئے پھروں اور راکھ کی ایک بہت بڑی دیوار بن گئی جو بہت عرصہ تک انسانوں اور جانوروں کے لئے سدراہ بن گی (اس کے نشانات اب تک کچھ نہ کچھ مل سکتے ہیں۔ اہل مدینہ اس جگہ کو جس کہتے ہیں) انتہائی تجھ کی بات ہے اور حضور ﷺ کا ایک عظیم مججزہ ہے کہ جب یہ آگ حرم نبوی ﷺ کے متصل پنچی تو وہاں ایک بہت بڑا پھر تھا جس کا نصف حصہ حرم شریف میں داخل تھا اور نصف حصہ سر زمین حرم سے باہر تھا، آگ اس پھر کو بھی آگلی اور تیزی سے اس کو پکھلانا شروع کر دیا، لیکن جب حرم سے باہر کا حصہ جل گیا اور آگ داخلی حصہ تک پنچی تو وہاں پہنچتے ہی یک لخت بجھ گئی (سبحان اللہ

تعالیٰ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

مُخْرِصاً دُقَيْقَةً عَلَيْهِ الْحَمْدُ کے فرمان مقدس کے مطابق شر بصرہ تک اس آگ کی روشنی پہنچی (البته دوری کی وجہ سے اتنی بلند تھی کہ کھڑے) اونٹوں کی گرد نیں اس سے روشن ہو گئیں۔ یہ آگ باون دن روشن رہی۔

(وفاء الوفا۔ جذب القلوب إلى ديار المحبوب۔ تاریخ مدینۃ۔ شرح صحیح مسلم از امام نوی)

حاویۃ بغداد

حضرت ابو بکر الصدیق رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”میری امت کے لوگ ایک پست زمین میں کہ جسے بصرہ کہا جائے گا۔ ایک دریا کے نزدیک اتریں گے جس کو دجلہ کہتے ہیں اس دریا پر پل ہو گا بصرہ کے باشندے بکثرت ہو جائیں گے، تو وہ مسلمانوں کا ایک بڑا شربن جائے گا۔ جب آخر زمانہ آئے گا تو قسطورا کے بیٹے آئیں گے (یعنی تاتاری) جن کے چہرے فراخ اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ یہاں تک کہ وہ لوگ اس دریا (دجلہ) کے کنارے پر اتر آئیں گے۔ اس وقت بصرہ (بغداد) کے باشندے تین گروہوں میں بٹ جائیں گے جن میں سے ایک گروہ بیلوں کی دموں (یعنی بیلوں پر سوار ہو کر) بیابانوں میں پناہ لے گا اور ہلاک ہو جائے گا۔ ایک گروہ ان سے امان طلب کرے گا، وہ بھی ہلاک ہو جائے گا۔ ایک گروہ اپنی اولاد کو پس پشت ڈال کر ان سے لڑائی کرے گا، وہ مرتبہ شہادت پر فائز ہو گا۔“

(رواہ ابن داؤد، مشکوٰۃ باب الملائم)

یہ پیشین گوئی ماه محرم سنہ ۶۵۶ھ میں پوری ہوئی۔ جب چنگیز خان تاتاری کے پوتے ہلاکو نے بغداد کو تھہ تھے کیا۔ یہاں ہم تفصیل تو درج کرنے سے معدود ہیں۔ اگر آپ کو تفصیل درکار ہو تو کتب تواریخ خصوصاً ”طبقات“، ”شفافیۃ الکبریٰ جز خامس“، کا طالعہ فرمائیں۔ البته اس پیشین گوئی کی وضاحت کے لئے ہم اختصاراً” یہاں نقل

کرتے ہیں۔ آخری خلیفہ معتضم باللہ کا وزیر محمد بن العلقمی رافضی تھا۔ یہ شزادہ ابو بکر اور امیر رکن الدین دویدار کا سخت دشمن تھا، کیونکہ یہ دونوں اہل سنت تھے اور انہوں نے کسخ نامی گاؤں کے رافقیوں کو اس بناء پر سزا دی تھی انہوں نے اہل سنت کو لوٹ لیا تھا، چونکہ یہ بظاہر تو ان کے خلاف کچھ نہ کر سکتا تھا، اس لئے پوشیدہ طور پر ہلاکو کو بغداد پر حملہ کرنے کی دعوت دی، دربار ہلاکو میں حکیم نصیر الدین طوسی ابن طقفی کا ہم مسلک تھا، اس نے بھی ہلاکو کو ترغیب دی، چنانچہ ماہ محرم سنہ ۶۵۶ھ میں ہلاکو نے اپنے لاوہ لشکر کے ساتھ بغداد پر حملہ کر دیا۔ اہل بغداد نے مقابلہ تو کیا مگر اکثر قتل ہو گئے۔ کچھ جنگلوں کی طرف بھاگ گئے اور وہاں ہلاک ہو گئے کچھ دریائے دجلہ کے پانی میں ڈوب گئے اور بغداد تاتاریوں کے گھیرے میں آگیا۔ اس وقت ابن طقفی نے خلیفہ کو صلح و امان کا مشورہ دیا اور کہا کہ اس مقصد کے لئے میں خود ہلاکو کے پاس جاتا ہوں، چنانچہ وہ گیا اور واپس آکر خلیفہ معتضم سے کہنے لگا جناب! ہلاکو کی یہ دلی خواہش ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح آپ کے بیٹے امیر ابو بکر سے کر دے اور آپ کو منصب خلافت پر مامور رکھے، مگر وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ آپ اس کی اطاعت قبول کر لیں اور خود جا کر اس سے امان طلب کریں، لہذا آپ فوراً" ایسے کر لیں گا کہ مسلمان خون ریزی سے بچ جائیں۔ خلیفہ مان گیا اور امراء سلطنت کے ساتھ خود طلب امان کے لئے ہلاکو کے پاس پہنچا۔ خلیفہ کو ایک خیسے میں اتار کیا گیا پھر ابن طقفی دوبارہ شر پہنچ گیا اور تمام بڑے بڑے علماء فقہاء سے کہا کہ امیر المؤمنین بلا تے ہیں گا کہ سب شزادہ صاحب کے عقد میں شامل ہوں۔ اس طرح وہ ان علماء کو گروہ در گروہ بھیجتا رہا اور پروگرام کے مطابق تاتاری ان کو قتل کرتے رہے۔ جب ان سب کا کام تمام ہو گیا تو امراء اور وزراء سلطنت کی باری آگئی، وہ بھی قتل کر دیئے گئے۔ پھر خلیفہ کی سب اولاد بھی قتل کر دی گئی۔ بعد ازاں خلیفہ کو دربار میں طلب کیا گیا۔ ہلاکو نے معتضم باللہ سے چند ایک باتیں دریافت کیں۔ پھر حکیم نصیر الدین کے مشورہ کے مطابق خلیفہ معتضم باللہ کو ایک بوری میں بند کر کے ہتھوڑے اور لاتیں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ یہ واقعہ محرم الحرام سنہ ۶۵۶ھ کو پیش آیا۔ پھر شر پر اجتماعی حملہ کر دیا گیا۔ شر میں قتل و جدال کے

ساتھ ساتھ خوب خوب عصمت دری بھی کی گئی۔ خود خلیفہ کے حرم کو بھی لوٹ گیا اور آبرو ریزی کی گئی۔ غارت گری کا یہ بازار ایک ماہ سے زیادہ عرصہ تک جاری رہا۔ اور مورخین کے مطابق کم و بیش اٹھارہ لاکھ انسانوں کو قتل کر دیا گیا۔ خلیفہ معتصم کے ساتھ ہی خاندان بنو عباسی کی خلافت کا خاتمه ہو گیا۔ *إِنَّا إِلَهُكُمْ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ*

ویکر علامات قیامت

مخر صادق نبی برحق خواجہ کوئین سرور کائنات ﷺ نے قیامت کی جو شانیاں بیان فرمائیں ان میں سے کچھ یہ ہیں:

”علم اٹھالیا جائے گا، جہالت زیادہ ہو گی، زنا بہت ہو گا، شراب نوشی کثرت سے ہو گی، آدمی کم اور عورتیں زیادہ ہوں گی (بخاری و مسلم)۔ ذلیل لوگوں کی کثرت ہو گی، پھرست لینے والے منبروں پر بیٹھیں گے، قرآن شریف سازوں سے پڑھا جائے گا، بجدوں میں نقش و نگار ہوں گے اور اونچے اونچے منبر بنائے جائیں گے۔ زکوٰۃ کو توان اور امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا۔ مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا اور ماں کی نافرمانی رے گا۔ اپنے باپ کو دور اور دوست کو قریب کرے گا۔ امت کے بعد والے پہلوں برا بھلا کمیں گے، فاسق آدمی قبیلہ کا سردار ہو گا۔ رئیس قوم ذلیل بن جائے گا، ماں کی عزت اس کی شرارت سے بچنے کے لئے کی جائے گی۔ (خصائص کبری)

”نهر فرات سے سونا برآمد ہو گا اور وہاں خوں ریز جنگ ہو گی“ (بخاری و مسلم)
ماہ قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ سال مہینہ کی مانند، مہینہ جمعہ کی مانند“ اور جمعہ دن کی مانند اور دن ساعت کی مانند اور ساعت اٹھنے والے شعلے کی مانند ۔۔۔۔ دین کے سوا دوسرے علوم حاصل کیے جائیں گے۔ گانے بجائے والیوں کی رہت ہو گی۔ باجے ظاہر ہوں گے۔ سرخ ہوائیں چلیں گی۔ زلزلے آئیں گے اور زندہ دفن ہوں گے مساجد میں بلند آواز سے باتیں کی جائیں گی ریشم پہنا جائے گا (مردی) رسول اللہ ﷺ کے ارشاد ذی شان کا مفہوم کہ قیامت سے قبل لوگوں

کی نظر میں علماء کی عزت ختم ہو جائے گی لوگ سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا کہیں گے۔ عموماً علماء اور قیمہ دنیادار اور متکبر ہوں گے۔ عابد جالل اور تاری فاسق ہوں گے۔ لوگ بکھر شراب پینیں گے اور اس کا نام کوئی اور رکھ لیں گے۔ ہم جس پرستی شروع ہو جائے گی۔ مساجد کو سجاویا جائے گا۔ محرابوں پر نقش و نگار کئے جائیں گے مگر دل خوف خدا سے خالی ہوں گے۔ امانت دار کم ہو جائیں گے۔ تجارت بڑھ جائے گی حتیٰ کہ میاں بیوی مل کر تجارت کریں گے۔ اونچے مکانات بنانے پر فخر کیا جائے گا۔ حصولِ دولت کی خاطر لوگوں کی منافقاتہ تعریف کی جائے گی۔ خطیب منبروں پر جھوٹ بولیں گے۔ آلاتِ لہو کو حلال خیال کیا جائے گا۔ مرد عمل میں چھوڑ کر خوبصورت تاج اور ٹوپیاں پہنیں گے۔ قرآن کریم کو تجارت بنا لیا جائے گا۔ کتابوں کی کثرت اور علماء کی قلت ہوگی علم دین دنیا کی خاطر سیکھا جائے گا۔ جھوٹی گواہی عام ہوگی۔ اولاد زنا کی کثرت ہوگی۔ لوگ اپنی بیویوں کو پہلے طلاق دے دیں گے پھر صلح کر لیں گے حالانکہ وہ زانی ہوں گے۔ سردی کا موسم گرمی میں بدل جائے گا۔ نخش امور ظاہر ہوں گے۔ قتل اتنے ہوں گے کہ زمینِ خون سے سیراب ہو جائے گی۔ انسانوں کی بجائے کتوں اور بلیوں کی پرورش میں دلچسپی ہوگی۔ اچانک موت واقع ہوگی۔ قریبی لڑکی سے اس کی غربت کی وجہ سے شادی نہ کی جائے گی جبکہ غیر سے صرف مال کی خاطر شادی رچائی جائے گی۔ نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی سمجھا جائے گا۔ تقدیر کا انکار اور نجومی کی تصدیق کی جائے گی۔ بادشاہ سیرو سیاحت، امیر تجارت اور فقیر سوال کرنے کے لئے حج کریں گے۔ عرب کی سر زمین سبزہ زاروں، نسروں اور چراغوں میں بدل جائیگی۔ بعض لوگ بھیڑوں کی طرح ہو جائیں گے۔ حد سے تجاوز، زنا، ظلم اور زیادتی عام ہو جائے گی۔ عورتیں حد سے آگے بڑھ جائیں گی تجوہان فاسق و فاجر اور بوڑھے دین سے دور ہو جائیں گے۔ نااہل لوگوں کو بادشاہ بنا دیا جائے گا۔ سنتِ نبویؐ کو چھوڑ کر بدعت کو اپنا لیا جائے گا۔ بغیر تحقیق کے حدیث بیان کر دی جائے گی۔ جھوٹی روایتیں گھڑی جائیں گی، وغیرہ وغیرہ۔

(خصلات کبریٰ جز ثانی کی بہت سی روایات کا خلاصہ)

بڑی نشانیوں کا ظہور

جب مذکورہ بالا علامات پورے عروج پر ہوں گی تو ایک شخص یزید بن سفیان اموی کی اولاد سے سفیان کے نام سے جانب دمشق ظاہر ہو گا۔ وہ اہل بیت عظام کو بری طرح قتل کرے گا۔ شام و مصر کے اطراف میں اس کا حکم جاری ہو گا۔ اسی اثناء میں شاہ روم کی عیسائیوں کے ایک فرقہ سے جنگ، اور دوسرے سے صلح ہو گی۔ لڑنے والا قسطنطینیہ پر قبضہ کر لے گا۔ شاہ روم شام میں آجائے گا اور دوسرے فرقہ کی مدد سے خونریز لڑائی کے بعد فتح پالے گا۔ اس کے بعد ایک شخص کہے گا کہ یہ فتح صلیب کی مدد سے ہوئی۔ اسی بات پر عیسائی لشکر اور مسلمانوں میں لڑائی ہو جائے گی۔ بادشاہ اسلام شہید ہو جائے گا اور اہل ایمان مدینہ منورہ میں آجائیں گے۔ عیسائی سلطنت خیر تک پہلی جائے گی۔ اس وقت اہل اسلام امام مهدی کی تلاش میں ہوں گے تب حضرت امام کا ظہور ہو گا۔ آپ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کے پاس تشریف فرماء ہوں گے۔ وہاں مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان آپ سے بیعت کی جائے گی۔ آپ کا اسم گرامی محمد بن عبد اللہ ہو گا اور سیدہ فاطمۃ الزہر الفاطمیۃ عنہما کی اولاد سے ہوں گے۔ اہل اسلام کی مدد کے لئے ایک شخص حراث نامی ماوراء النهر سے ایک لشکر بھیجے گا۔ دوسری طرف ظالم سفیانی جس کا اور ذکر ہوا۔ حضرت امام کے مقابلہ کے لئے لشکر بھیج گا، مگر وہ لشکر شکست کھا جائے گا، پھر وہ خود لشکر لے کر آئے گا، مگر زمین میں دھنس جائے گا یہ خبر دور دور تک پہنچے گی۔ اہل اسلام کثرت سے حضرت امام کے لشکر میں شامل ہو جائیں گے۔ پھر ان کا مقابلہ حلب یا دمشق کے نواح میں عیسائیوں سے ہو گا۔ تین شدید ترین مقابلوں اور خوفناک حملوں کے بعد لشکر اسلام فتح حاصل کرے گا۔ اس کے بعد ایک اور سخت لڑائی سے قسطنطینیہ بھی فتح ہو جائے گا۔ ابھی اہل اسلام لڑائی سے فارغ ہوئے ہوں گے کہ شیطان آواز دے گا کہ ”وجاں تمہارے اہل و عیال میں آگیا ہے“ یہ سنتے ہی مسلمان اس طرف متوجہ ہوں گے اور دس سواروں کو بھیجیں گے تاکہ تحقیق کریں۔ حضور مخبر صادق ﷺ نے فرمایا کہ ”میں ان سواروں کے نام‘ ان

کے باپوں کے نام، ان کے قبیلوں کے نام حتیٰ کہ جن گھوڑوں پر یہ سوار ہوں گے، ان کے رنگ بھی جانتا ہوں" (مسلم، مسکوہ)

وہ اس وقت روئے زمین پر بہترین سوار ہوں گے، یہ افواہ غلط ثابت ہو گی لشکر اسلام قسطنطینیہ سے روانہ ہو کر شام پہنچے گا، تو جنگ عظیم کے ساتویں سال شام و عراق کے درمیان ایک جگہ سے دجال ظاہر ہو گا۔ اس کے ظہور سے قبل دو سال قحط رہے گا۔ تیسرا سال دوران قحط ہی اس کا ظہور ہو گا۔ دجال کی ایک آنکھ اور ابرو بالکل نہ ہو گی، بلکہ جگہ ہموار ہو گی، وہ ایک بڑے گدھے پر سورا ہو گا، اس کی پیشافی پر افراد (کافر) لکھا ہوا ہو گا جسے ہر صاحب ایمان خواہ پڑھا ہوا ہوا ہو یا ان پڑھ بہرحال پڑھ لے گا۔ وہ رونئے زمین پر گھوئے گا اور لوگوں کو اپنی عبادت کی دعوت دے گا۔ اس کے ساتھ ایک باغ ہو گا جسے وہ جنت کے گا اور آگ ہو گی، جسے وہ جنم کے گا، حالانکہ معاملہ بر عکس ہو گا۔ وہ اپنے ماننے والوں کو اس باغ میں اور نہ ماننے والوں کو آگ میں ڈالے گا۔ وہ لوگوں کو عجیب و غریب شعبدے دکھائے گا، جو محض باطل ہوں گے۔ بہت سے لوگ اس کے فریب میں پھنس جائیں گے۔ لوگ دیکھیں گے کہ گویا اس کے کہنے سے بارش ہو رہی ہے۔ زمین سے پیداوار ہو رہی ہے۔ مردے زندہ ہو رہے ہیں وغیرہ وغیرہ حالانکہ یہ سب شیطانی اثرات سے ہو رہا ہو گا۔ اسی اثناء میں اس کے پیروکار ایک مومن کو پکڑ کر لائیں گے، وہ اسے دیکھتے ہی پکار اٹھے گا کہ لوگوں یہ دجال ہے جس کا ہمارے نبی ﷺ نے ہم سے ذکر فرمایا ہے۔ یہ سن کر دجال کے گا کہ اس کا سر پھوڑ دو۔ چنانچہ ایسے ہی کیا جائے گا پھر دجال اسے کہے گا کہ مجھ پر ایمان لاو مگر وہ مومن صاف انکار کر دے گا۔ پھر دجال کے حکم سے اس مومن کے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں گے۔ دجال ان ٹکڑوں کے درمیان سے چلے گا اور حکم دے گا کہ زندہ ہو جاوہ مومن زندہ ہو جائے گا۔ دجال اسے پھر اپنی عبادت کی دعوت دے گا۔ مومن کے گا اب تو مجھے کامل یقین ہو گیا ہے کہ تو ہی جھوٹا اور دجال ہے اور پھر وہ مومن لوگوں کو کہے گا کہ بے پرواہ ہو جاؤ اب یہ کسی کو قتل نہ کر سکے گا۔ دجال اس کو قتل کرنا چاہے

گا، مگر نہ کر سکے گا۔ پھر وہ اسے آگ میں ڈال دے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ
 وہ شخص رعنہ اللہ بہت بڑا شہید ہو گا۔ پھر دجال شام سے اصفہان کی جانب آئے گا اور
 ستر ہزار یہودی وہاں اس کے پیروکار بن جائیں گے۔ پھر وہاں سے مکہ مکرمہ کی طرف
 آئے گا۔ مگر مکہ مکرمہ میں فرشتوں کی محافظت کے سبب داخل نہ ہو سکے گا۔ پھر مدینہ
 طیبہ کی طرف قصد کرے گا، مگر وہاں بھی فرشتوں کی محافظت کی وجہ سے خائب و خاسِر
 لوٹے گا۔ البتہ کچھ لوگ ان شرروں سے باہر آکر اس کے دام میں پھنس جائیں گے۔
 دجال یہاں سے واپس شام کا ارادہ کرے گا۔ اس کے دمشق پہنچنے سے قبل امام مهدی
 وہاں پہنچ کر اس سے مقابلہ کی تیاری فرمائے چکے ہوں گے۔ اسی دورانِ اچانک اللہ تعالیٰ
 نماز کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دو
 فرشتوں کے بازوں پر ہاتھ رکھے نہایت نورانی شکل میں دمشق کے مشرق جانب سفید
 منارہ پر نزول فرمائیں گے اور حضرت امام مهدی کی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے۔ پھر
 شکرِ اسلام کا شکرِ دجال سے مقابلہ ہو گا، بڑا گھسان کا معركہ ہو گا، اس وقت عیسیٰ علیہ
 السلام کے سانس میں خاصیت ہو گی کہ جس بھی کافر تک آپ کا سانس پہنچے گا وہ ہلاک
 ہو جائے گا، دجال آپ کے سانس سے پہنچنے کے لئے بھاگ کھڑا ہو گا مگر حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام اس کا تعاقب فرمائیں گے اور بیت المقدس کے قریب مقام "لد" کے
 دروازے کے قریب نیزہ مار کر اسے قتل کر دیں گے۔ پھر اہل اسلام شکرِ دجال کے قتل
 میں مشغول ہوں گے، یہودیوں کو کوئی شے پناہ نہ دے گی، حتیٰ کہ اگر یہودی کسی پتھر کی
 اوٹ میں چھپا ہو گا تو وہ پتھر بھی بول اٹھے گا کہ یہاں یہودی ہے۔ زمین پر دجال کا فتنہ
 چالیس دن رہے گا۔ اس فتنہ کے فرو ہو جانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 اصلاحات میں مشغول ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیا جائے گا، خنزیر کو قتل کر دیا جائے گا۔
 کفار کے لئے سوائے قبول اسلام یا قتل کے کوئی تیرا حکم نہ ہو گا۔ تمام کافر (عیسائی،
 یہودی دیگر مشرک) مسلمان ہو جائیں گے۔ امام مهدی کی خلافت سات آٹھ یا نو سال
 ہو گی۔ اس کے بعد حضرت امام علیہ السلام کا وصال ہو جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائیں گے۔

یاجوج ماجوج

اس کے بعد لوگ امن و چین کی زندگی بسرا کر رہے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی آئے گی کہ اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو نکالنے والا ہے کہ بن سے مقابلہ کی کسی کو ہمت نہیں ہے۔ اس لئے تم کوہ طور کی طرف نکل جاؤ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہل ایمان کے ساتھ قلعہ طور میں پناہ گزیں ہو جائیں گے۔ اس وقت یاجوج و ماجوج نکل پڑیں گے جو اس قدر کثرت سے ہوں گے کہ ان کی پہلی جماعت جب بحیرہ طبریہ کے پاس سے گزرے گی تو اس کا تمام پانی پی جائے گی۔ پھر آخری جماعت گزرے گی، تو کہے گی یہاں کبھی پانی نہ تھا، وہ زمین میں بہت قتل و غارت گری کریں گے۔ پھر وہ کہیں گے کہ اہل زمین تو ہم نے ہلاک کر دیئے، آؤ ہم آسمان والوں کو بھی قتل کروں۔ چنانچہ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے، تو اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود کر کے واپس لوٹا دے گا، اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی قلعہ میں محصور ہوں گے، وہاں سخت قحط ہو گا، پھر آپ ان کے حق میں بد دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو ہلاک فرمادے گا۔ اہل ایمان جب قلعہ سے اتر کر دیکھیں گے تو زمین پر ایک باشت بھر بھی جگہ ایسی نہ ہو گی، جہاں کوئی مردہ یا اسی کی چربی نہ پڑی ہو، سخت بدبو اٹھ رہی ہو گی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ بڑے بڑے پرندے بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا، لے جائیں گے۔ اس کے بعد موسلا دھار بارش ہو گی جس سے زمین دھل جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک اس دنیا میں قیام فرمائیں گے۔ آپ نکاح بھی فرمائیں گے، اولاد بھی ہو گی، پھر انتقال فرمایں گے اور حضور سرور عالم ﷺ کے روپہ انور میں دفن ہوں گے۔ پھر زمین پر کچھ عرصہ عدل و انصاف رہے گا۔ مگر پھر کفر و جہالت شروع ہو جائے گی۔ اسی اثناء میں ایک مکان مشرق میں اور ایک مغرب میں غرق ہو جائے گا۔

دخان

اس کے بعد ایک دن اچانک ایک بڑا دھواں آسمان پر نمودار ہو گا جو چالیس روز تک رہے گا جس سے مسلمان زکام میں بتلا ہو جائیں گے جب کہ کافروں اور مناقوں پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی۔ کوئی ایک کوئی دو، کوئی تین دن بعد ہوش میں آئے گا۔

مغرب سے طلوع آفتاب

اس واقعہ کے بعد ماہ ذی الحجہ میں یوم نحر کے بعد رات اس قدر طویل ہو جائے گی کہ پچھے چلا اٹھیں گے۔ مسافر شنگ دل اور مویشی چراگاہ کے لئے بے قرار ہو جائیں گے یہاں تک کہ لوگ اس بے چینی کی وجہ سے نالہ وزاری کریں گے اور توبہ توبہ پکاریں گے۔ آخر تین چار شب کی مقدار میں رات دراز ہونے کے بعد حالت اضطراب میں سورج مغرب کی طرف سے چاند گرہن کی طرح (یعنی گرہن لگے ہوئے) تھوڑی سی روشنی لے کر نکلے گا تھوڑا سا بلند ہو گا، پھر مغرب ہی میں غروب ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ پھر حسب معمول سورج مشرق سے طلوع ہوتا رہے گا۔

وابستہ الارض

دوسرے روز لوگ اسی کا ذکر کر رہے ہوں گے کہ کوہ صفا زلزلہ سے پھٹ جائے گا اور اس سے ایک عجیب شکل کا جاندار نکلے گا جسے ”وابستہ الارض“ کہتے ہیں۔ اس کے بعد وہ یمن میں ظاہر ہو کر غائب ہو جائے گا۔ پھر دوبارہ مکہ مکرمہ میں ظاہر ہو گا۔ اس کے ایک ہاتھ میں موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا عصاء اور دوسرے ہاتھ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہو گی۔ وہ اتنی تیزی سے شروع کا دورہ کرے گا کہ کوئی بھی بھاگنے والا اس سے فیج نہ سکے گا۔ وہ ہر اہل ایمان کی پیشانی پر عصاء موسیٰ سے

ایک نورانی خط کھینچے گا جس سے اس کا تمام چہرہ منور ہو جائے گا، اور ہر کافر کی ناک یا گردن پر خاتم سلیمان سے مر لگا دے گا جس سے ہر کافر کا چہرہ سیاہ اور بے رونق ہو جائے گا۔ اس کے بعد ایک ٹھنڈی ہوا چلے گی جس سے ہر صاحبِ ایمان کے پہلو میں درد ہو گا۔ پھر افضل فاضل سے، فاضل ناقص سے اور ناقص فاسق سے پہلے مرتباً شروع ہو جائیں گے، یہاں تک کہ کوئی بھی ایمان والا باقی نہ رہے گا۔ بعد ازاں کفار جشہ کا غلبہ ہو گا اور ان کی سلطنت قائم ہو جائے گی۔ وہ خانہ کعبہ کو گرا دیں گے، حج موقوف ہو جائے گا۔ قرآن پاک دلوں سے، زبانوں سے اور کاغذوں سے اٹھ جائے گا۔ خدا ترسی اور خوف آخرت دلوں سے ختم ہو جائے گا۔ شرم و حیانام کی کوئی شے نہ ہوگی۔ آدمی گدھوں اور کتوں کی مانند، دوستوں کے سامنے جماعت کریں گے۔ ظلم و جبر میں اضافہ ہو جائے گا۔ نقطہ سالی شروع ہو جائے گی۔

ایک بڑی آگ کا ظہور

اس وقت ملک شام میں کچھ ارزانی ہو گی، لوگ بمعہ اہل و عیال شام کو روانہ ہو جائیں گے۔ اسی دوران ایک بڑی آگ جنوب کی طرف سے ظاہر ہو گی جو لوگوں کا تعاقب کرے گی، یہاں تک کہ لوگ شام پہنچ جائیں گے، پھر وہ آگ غائب ہو جائے گی۔

نفح صور

اس کے بعد چند سال تک لوگ عیش و عشرت اور غفلت کی زندگی بر کریں گے۔ بت پرستی عام ہو جائے گی۔ کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ ہو گا۔ پھر یہاں تک بروز جمعہ جو کہ یوم عاشورہ بھی ہو گا۔ صبح کے وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ، حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھوٹنے کا حکم دے گا۔ اس کی آواز ایک زبردست چنگاڑ کی صورت اختیار کر جائے گی۔ آواز کے صدمہ سے زمین کاپ رہی ہو گی، جنگلی جانور شر، اور شروں کے مکین جنگلوں کی طرف بھاگیں گے۔ انسان و حیوان سخت خوفزدہ اور سرگردان ہوں

گے۔ آواز مسلسل بڑھتی ہی جائے گی، حتیٰ کہ انسان و حیوان سب کے سب اس کی شدت کے صدمہ سے ہلاک ہو جائیں گے۔ آواز کی شدت میں اضافہ ہی ہوتا جائے گا جس سے پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر فضاؤ میں بکھر جائیں گے۔ چاند، ستارے، سورج سب ٹوٹ پھوٹ کر گر جائیں گے۔ حتیٰ کہ تمام کائنات تباہ و ہلاک ہو جائے گی۔ خداوند کریم جل شانہ، ارشاد فرماتا ہے۔

كُلَّ مَنْ عَلَيْهَا فَإِنَّ وَيْقَنِي وُجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْأَكْرَامِ
 ”جو کچھ اس پر ہے وہ سب فتا ہونے والا ہے، صرف آپ کا پروردگار ہی باقی رہنے والا ہے جو جلالت و بزرگی والا ہے۔“ یعنی وہ وقت آ جائے گا کہ سوائے ذات باری تعالیٰ جل شانہ کچھ نہ ہو گا۔ (سیرت امام الانبیاء بحوالہ مختلف کتب احادیث)

حضرت امام مهدی

محترم قارئین کرام ! آپ نے علامات القیامتہ میں حضرت امام مهدی ﷺ کا ذکر مبارک پڑھا کہ آپ کی تشریف آوری قیامت کی علامتوں میں سے ہے۔ اور آپ کے دورِ خلافت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا۔ چونکہ ان دونوں شخصیات کا تذکرہ احادیث مبارکہ میں بکھرت ہے۔ اور دونوں کو اہل ایمان کی نظر میں نہایت عزت و عظمت کا مقام حاصل ہے۔ اس لئے کئی لوگوں کے ذہن میں یہ خط سماں کہ شاید وہی امام مهدی یا عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ دراصل عوام الناس جب کسی کم ظرف انسان کی زیادہ عزت کرنے لگتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو ہوا میں اڑتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ جبکہ بعض بے چارے عوام الناس میں عزت تو نہیں پاسکتے مگر وہ خود کو اپنے آپ میں ایک عظیم انسان سمجھتے ہیں اور یہ حالت ایک دماغی مرض کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جسے (DELUSIONS) کہا جاتا ہے۔ تاریخ اسلام میں ایسے بہت سے انسانوں کا ذکر ملے گا جنہوں نے دعویٰ نبوت یا دعویٰ مہدیت کیا۔ ماضی قریب کا سب سے مشہور مدعا مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس نے خود کو کبھی تو نبی کہا کبھی مسح موعود اور کبھی مہدی، ابھی چند ماہ قبل لاہور کے ایک صاحب ابو الحسین یوسف علی کا چرچا اخبارات کی زینت بنا جبکہ ان دونوں ریاض احمد صاحب گوہر شاہی کے بارہ میں اعلان کیا جا رہا ہے کہ وہ امام مہدی ہیں۔

محترم قارئین کرام ! اللہ رب العزت کا احسان و شکر ہے کہ اس نے ہمیں لاوارث یا اندھا بنا کر نہیں چھوڑا بلکہ ہمیں ایسا رسول رحمت ﷺ عطا فرمایا کہ جن کو خود خالق کائنات نے ”سراجاً منیراً“ چمکتا ہوا سورج فرمایا اور آپ ﷺ کے وسیلہ سے ہر چیز کو روز روشن کی طرح عیاں فرمادیا۔ پھر پوری کائنات میں اعلان فرمایا کہ

فَلَا وَرَبَّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يَحْكُمُوكَ فِي مَا شَجَرُ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حُرْجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيَسْلِمُوا تَسْلِيمًا (النساء ٦٥)

”یعنی (اے محبوب علیک السلام) تمہارے رب کی قسم وہ اس وقت تک صاحب ایمان نہ ہوں گے جب تک وہ اپنے تمام تنازعات (جھگڑوں، الجھنوں) میں تمہیں اپنا حاکم نہ بنائیں۔ پھر تم جو بھی فیصلہ فرمادو اس کے بارہ میں وہ اپنے دل میں کوئی رکاوٹ نہ پائیں بلکہ مکمل طور پر تسلیم کر لیں۔“

اس آیتہ کریمہ کے شان نزول کے بارہ میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حـ کے ایک پہاڑی نالے کے پانی سے کھیتوں کو سیراب کرنے کے سلسلہ میں ایک انصاری کے ساتھ حضرت زبیر کا جھگڑا ہو گیا۔ دونوں فیصلہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے (چونکہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا کھیت اور پر کی جانب تھا اس لئے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”زبیر پہلے تم پینج لو پھر اپنے ہمسائے کی زمین کی طرف پانی چھوڑ دو“ اس پر وہ انصاری ناراض ہو گیا اور بولا ”یا رسول اللہ ﷺ اس فیصلہ کی وجہ تھی، کہ زبیر آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔ یہ سن کر حضور سرور کو نین مسٹن علیہ السلام کے ریخ انور کا رنگ بدل گیا اور ارشاد فرمایا ”زبیر زمین پینجنے کے بعد پانی کو اتنی دیر تک روکے رکھو کہ کھیت کی منڈیر تک پہنچ جائے۔ پھر اپنے پڑوی کی جانب چھوڑ دو اس طرح آپ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو پورا حق دیا جبکہ صریح حکم میں انصاری نے آپ ﷺ کو ناراض کر دیا۔ حالانکہ پہلے آپ ﷺ نے ایسا مشورہ دیا تھا کہ جس میں دونوں کے لئے فراخی تھی۔
(بخاری مسلم، ترمذی، مسکوہ، مظہری)

امام مجی النہ نے فرمایا کہ مجہد اور شعیی سے اس آیتہ مبارکہ کا شان نزول یوں مروی ہے کہ ”بشر“ منافق اور ایک یہودی کے درمیان کوئی جھگڑا تھا دونوں فیصلہ کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے حضور اکرم ﷺ نے یہودی کے حق میں فیصلہ فرمایا، کیونکہ وہ سچا تھا، منافق یہودی سے بولا چلو عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلتے ہیں اور فیصلہ کرواتے ہیں۔ چنانچہ وہ دونوں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قصہ بیان کیا، یہودی نے کہا ”اے عمر فیصلہ کرنے سے پہلے یاد رکھنا کہ اس

سے قبل تمہارے نبی میرے حق میں فیصلہ دے چکے ہیں مگر یہ (منافق) نہیں مانا، یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”ٹھہرو میں ابھی آتا ہوں“ یہ کہہ کر آپ اندر گئے اور ٹکوار نکال لائے اور آتے ہی منافق کی گردن اڑادی اور فرمایا ”جس کو میرے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ قبول نہیں عمر کے ہاں اس کا فیصلہ یہی ہے (یعنی اسے قتل کر دیا جائے) چنانچہ اس کے کچھ ساتھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی کہ حضرت عمر نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا ہے اس سے جواب طلبی فرمائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مجھے تو عمر سے یہ امید نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو قتل کریں“ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دربار اقدس میں طلب فرمایا کہ ارشاد فرمایا ”اے عمر تم نے اس آدمی کو کیوں قتل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ مرتد تھا اس لئے قتل کیا، منافق کے ساتھیوں نے اس کے ایمان کی گواہی دی اسی وقت حضرت جبرايل امین علیہ السلام قرآن کریم کی مذکورہ آیتہ مبارکہ لے کر حاضر ہو گئے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس خون سے بری قرار دے دیا۔

(منظری ابن ابی حاتم سے، تاریخ الحلفاء للسیوطی)

عزیزان گرامی قدر! یاد رکھئے کوئی شخص خود اپنی نظر میں، کمیٹی کے دفتر میں، مسجد کے مولوی صاحب یا دنیا والوں کی نظر میں تو سچا مسلمان اور پاک عاشق رسول ہو سکتا ہے مگر رب ذوالجلال خالق کائنات جل شانہ اپنی ذات بے نیاز کی قسم ذکر فرمایا کہ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ بد نصیب ہرگز ہرگز ایمان والا نہیں ہو سکتا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو قبول کرنے سے انکاری ہے۔ قرآن کریم میں بار بار اطاعت و اتباع نبوی کا حکم دیا گیا ہے بلکہ یہاں فرمایا کہ

مَنْ يَطِيعُ الرَّسُولَ فَقَدَ أَطَاعَ اللَّهَ

”یعنی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی حقیقت میں اسی نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی“۔ اور جس نصیبوں جلے نے اس میں شک کیا قرآن کریم کی زبان میں اسے

مناقف کہا گیا اور ان کی تردید میں بہت سی آیات مبارکہ کے علاوہ پوری سورۃ منافقون بھی نازل فرمائی گئی۔ ایک طرف تو سب اہل ایمان کو حکم دیا کہ فَإِنْ تَنَزَّلَ عَنْهُمْ فَإِنَّ شَيْئًا فَرَدَّهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ۔ ”یعنی اگر تم میں کسی بھی بات پر جھکڑا ہو تو فیصلہ کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرو“

اور دوسری طرف جو لوگ نہ مانیں ان کے عبرتاک انجام کی خبر دیتے ہوئے۔ احساس دلایا کہ یاد رکھو وہ لوگ جنم کی آگ میں تڑپتے ہوئے افسوس و حسرت کے ساتھ یوں کہہ رہے ہوں گے کہ

يَا لَيْتَنَا أطَعْنَا اللَّهَ وَأطَعْنَا الرَّسُولَ (الاحزاب ۲۶)

”ہے افسوس۔ اے کاش کہ کہیں ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہا مان لیا ہوتا“ مگر یاد رکھئے اس وقت کف افسوس ملنا بے کار ہو گا کیونکہ

وقت پر کافی قطرہ آب خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت برسا مینہ تو پھر کام کا

محترم قارئین کرام ! اس گفتگو کے بعد اگر آپ کا جذبہ اخلاص بیدار ہو گیا ہے تو آئیے ”سلیمان امام مهدی“ کو بارگاہ رسالت میں پیش کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ مخبر صادق نبی محترم ﷺ نے کس شخصیت کو ”مهدی“ قرار دیا ہے۔ اس بارے ہمیں تاویلات ریکہ کی قینچی سے قطع و برباد نہیں کرنا ہو گی بلکہ بحیثیت صاحب ایمان اپنے آقاطلیہ السلام کا ہر فیصلہ من و عن قبول کرنا ہو گا۔

(ومَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ وَهُوَ يَهْدِي مَنْ يَشاءُ إِلَى صِرَاطِ مُسْتَقِيمٍ)

حضرت امام مهدی کون ہیں؟

حضرت امام مهدی کا حسب و نسب

حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

فرماتے ہوئے نا ”مهدی میری نسل سے اولاد فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوں گے۔“

آپ اور آپ کے والد گرامی قدر کا نام

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا ختم نہ ہوگی حتیٰ کہ میرے گھر والوں میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ بنے گا اس کا نام میرا نام ہی ہو گا (یعنی محمد) (ترمذی)

ابوداؤد شریف میں یہ بھی ہے کہ فرمایا ”اگر بالفرض دنیا کا ایک دن بھی باقی رہا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کو دراز فرمادیتا حتیٰ کہ اس دن میں اللہ تعالیٰ اس شخص (مهدی) کو بھیجتا جو مجھ سے ہے (یا فرمایا) میری اہل بیت سے ہے اس کا نام میرا نام (یعنی محمد) اور اس کے باپ کا نام میرے باپ (یعنی عبد اللہ) کے نام پر ہو گا وہ آسمان و زمین کو انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم اور زیادتیوں سے بھری ہوئی ہوگی۔ (ابو داؤد، متنکوہ)

مهدی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہونگے

ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن اپنے شزادے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور فرمایا میرا یہ بیٹا سید ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے سید فرمایا، اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہو گا جو تمہارے نبی کے نام سے موسوم ہو گا وہ (مهدی) خلق میں تو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہونگے مگر تخلیق میں نہیں پھر آپ نے وہ پورا قصہ بیان فرمایا کہ وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔ (ابو داؤد شریف)

حضرت امام مهدی کا حلیہ مبارک

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مهدی مجھ سے ہیں۔ اس کی پیشائی کشادہ اور بلند (خوبصورت) ناک ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھردیں گے کہ جس طرح پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔

آپ لفظی اللہ عنہ کے ظہور کی جگہ اور مدت حکومت

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف ہو گا تو ایک شخص اہل مدینہ سے بڑی تیزی کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف آئے گا۔ پھر مکہ والوں میں سے کچھ لوگ اس کی خدمت میں حاضر ہو کر گھر سے باہر آنے پر مجبور کریں گے حالانکہ وہ صاحب اس بات کو ناپسند کر رہے ہوں گے، پھر لوگ مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان (خانہ کعبہ کے جوار میں) ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر مک شام سے ایک لشکر ان پر حملہ کی غرض سے چڑھائی کرے گا جسے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک میدان میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ دیکھیں گے تو ان کے پاس شام سے ابدال اور اہل عراق آئیں گے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر قریش کا ایک شخص ظاہر ہو گا اس کے نہال قبیلہ بنو کلب سے ہوں گے وہ ان کی طرف لشکر بھیجے گا جو بنو کلب والوں کا لشکر ہو گا۔ وہ (مهدی) اس لشکر پر غالب آجائیں گے پھر وہ لوگوں میں ان کے نبی ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کریں گے ان کے دور میں اسلام اپنی گرد़ن زمین پر بچھادے گا (یعنی پوری طرح نافذ ہو جائے گا) پھر وہ سات سال تک دنیا میں رہیں گے پھر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے (ابوداؤد، مشکوہ)

حضرت ابو سعید لفظی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مهدی مجھ سے ہیں۔ وہ سات سال تک حکومت کریں گے۔ (رواہ ابو داؤد)

حضرت امام مهدی کے دور خلافت میں دولت کی فراوانی

حضرت ابو سعید لفظی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مصیبت کا ذکر فرمایا جو اس امت کو پہنچنے والی ہے (یعنی شدید ترین ظلم و ستم) حتیٰ کہ آدمی کو کوئی ایسی جائے پناہ نہ مل سکے گی جہاں ظلم سے پناہ لے سکے۔ پھر اللہ تعالیٰ میری اولاد سے اور میرے اہل بیت سے ایک اپے شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر

دے گا جیسے کہ وہ (قبل ازیں) ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی۔ زمین و آسمان والے اس سے راضی ہو جائیں گے اور آسمان اپنی باران رحمت کا ایک ایک قطرہ برسادے گا اور زمین اپنی تمام تر بزری اگاہے گی (یعنی غلے اور پھولوں کے انبار لگ جائیں گے) حتیٰ کہ (اس فراوانی کو دیکھ کر) لوگ اپنے مردوں کی تمنا کریں گے (کہ اے کاش آج وہ بھی ہوتے تو نفع اٹھاتے کیونکہ وہ تو ظلم کے زمانہ میں مر گئے تھے) وہ

(مهدی لفظی اللہ عَبَّة) اسی حالت میں سات سال یا آٹھ سال یا نو سال (راوی کو شک ہے) زندہ رہیں گے (حاکم، مشکوہ)

حضرت ابو سعید لفظی اللہ عَبَّة نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (امام) مهدی لفظی اللہ عَبَّة کا قصہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ ان کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا اے مهدی مجھے کچھ عطا فرمائیے، مجھے کچھ عطا فرمائیے، آپ ﷺ نے فرمایا مهدی اس کے کپڑے میں لپ بھر بھر کر ڈالتے جائیں گے اور اتنا دیں گے کہ جس قدر اٹھانے کی طاقت اس میں ہوگی۔ (ترمذی)

آپ لفظی اللہ عَبَّة کے معاونین

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ماوراء النهر سے ایک شخص نکلے گا اسے حارث کہا جائے گا وہ کسان ہو گا اس کے لشکر کے اگلے حصہ پر ایک شخص ہو گا جسے منصور کہا جائے گا وہ آل نبی ﷺ کو اسی طرح (عزت و احترام) سے جگہ دے گا جس طرح (بعض) قریش (مثلاً حضرت حمزہ، عباس و ابو طالب) نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو جگہ دی تھی ہر صاحبِ ایمان پر واجب ہے وہ اس کی مدد کرے یا فرمایا کہ اس کا حکم مانے (ابوداؤر)

قارئین کرام! احادیث مبارکہ کے عظیم ذخیرہ سے اس بندہ ناچیز (مولف کتاب) نے چند احادیث مبارکہ کا ترجمہ آپ کے پیش نظر کیا ہے جن سے صاف عیاں ہے کہ

حضرت امام مهدی الصلوٰۃ والحمد للہ کون ہیں وہ کس کی نسل پاک سے ہوں گے، سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کس لخت جگر کی اولاد سے ہونگے ان کے والد ذی وقار کا اسم گرامی کیا ہو گا، خود ان کا اپنا نام کیا ہو گا ان کا ظہور کہاں ہو گا۔ سب سے اول ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے کون ہونگے اور سب سے پہلے کس مقام پر بیعت کی جائے گی۔ اور وہ دعویٰ خلافت خود کریں گے یا عوام الناس مجبور کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر ان کی حیثیت عام شخص جیسی ہو گی یا سلطان زمانہ ہونگے یہ سب ان احادیث مبارکہ سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ حق کے متلاشی اور ماننے والے کے لئے یہ ہی بہت کچھ ہے، جبکہ نہ ماننے والوں نے اپنی آنکھوں سے چاند کو تکڑے ہوتے ہوئے بھی دیکھا مگر پھر انکار کر دیا، بحر حال اتنی سی بات ضرور ہے کہ کوئی کل روز محشر بارگاہ رب العزت میں کم از کم یہ نہیں کہہ سکے گا کہ اے اللہ تعالیٰ میں دھوکے میں رہا مجھے حقائق کا علم نہیں تھا۔ باقی رہی ہدایت تو والله یہدی من یشاء

الى صراط مستقیم

”یعنی اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سید ہی راہ کی طرف چلاتا ہے“

وما توفیقی الا بالله وما على الا البلاغ

حضور سرور عالم صلوات اللہ علیہ وسالم کے غلاموں کا ایک ادنیٰ غلام

سید محمد سعید الحسن (عفی عنہ)

شب دو شنبہ ۲۳ ذی القعده بمطابق ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۹۸ء

- ۔ اپنے موصوع پر منفرد انداز میں تحریر کی گئی لا جواب دبے مثال تالیف
- ۔ مستلزمی حق کے لیے، ایک خضر راہ کا کام دینے والی کتاب
- ۔ عادات و خصالی طبِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک سین و جمیل مجموعہ
- ۔ صاحبِ ول اور محبتِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والصلوٰۃ و تسلیم کے لیے ایک انمول تحفہ
- ۔ معمولاتِ زندگی کے سرموڑ پر راہنمایا و رہبر کی حیثیت سے کام آنے والی کتاب

رہنمایی زندگی مَع طبِ نبوی علیہ السلام

تالیف: سید محمد سعید الحسن شاہ

- زندگی میسائیت میں بچل براپا کرنے والا عظیم شاہکار
- بڑھتی ہوئی میسائیت کامناسب سُرگزی باب
- ہر مسلمان گھرانے کی اہم ضرورت
- محلہ، خطبار، طلباء اور وکلاء تمام اہل دانش کے لیے
- یکساں مفید، قابلِ مطالعہ تاریخی دستاویز،

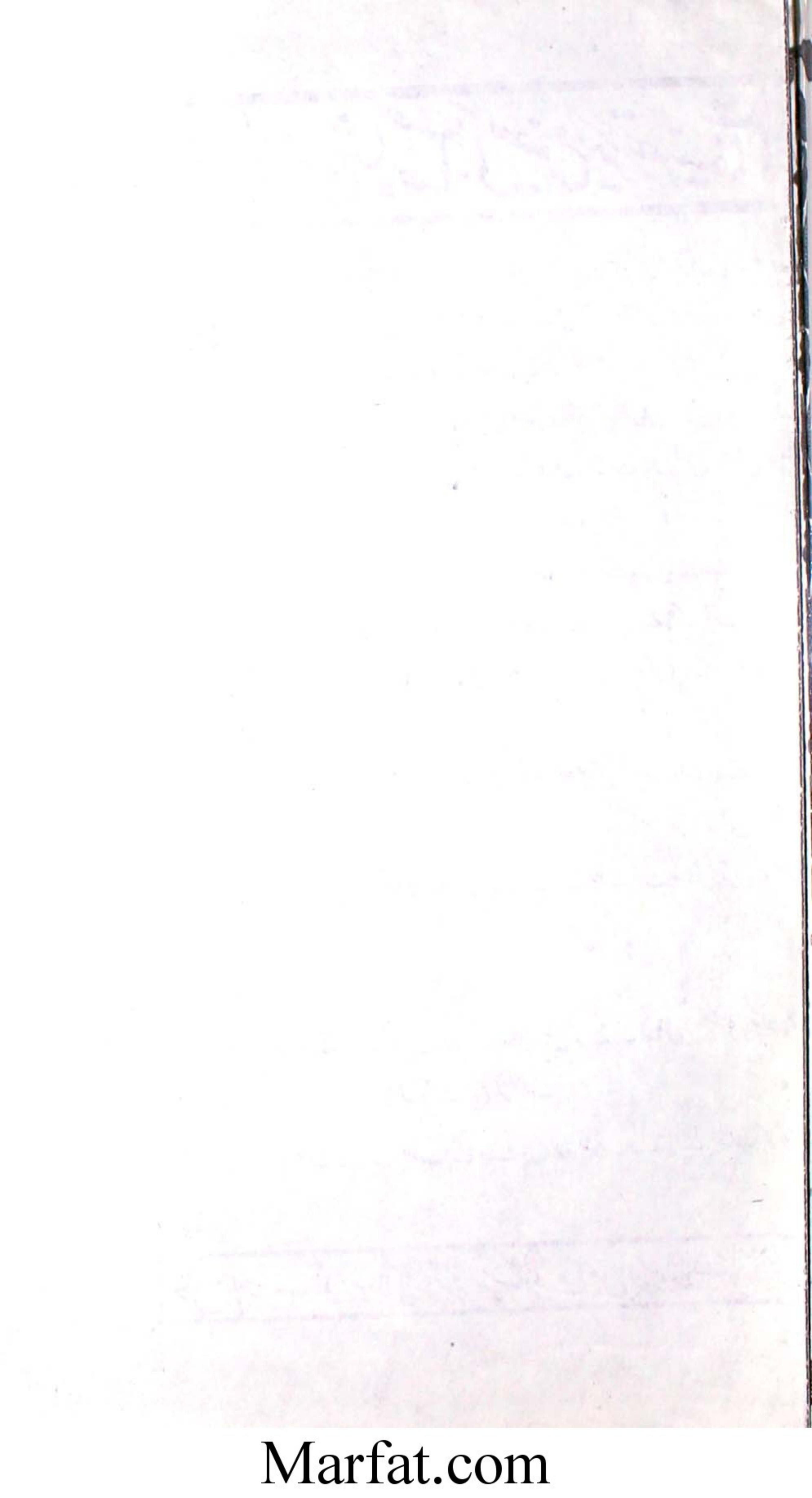
سیرت امام الانبیاء

(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

قرآن پاک، احادیث مبارکہ، توراة، زبور، انجلیل، صحائفِ انبیاء
اور اخبارات درسائل کے سینکڑوں حوالہں سے مزین کتاب

تالیف: سید محمد سعید الحسن شاہ

9/- روپیہ



Marfat.com

سید محمد سعید الحسن شاہ صاحب کی بعض مکرر تصنیفات

سیرت امام الانبیا :- (علیہ الصلوٰۃ والسلام) "قرآن کریم و بائل کی روشنی میں" قرآن پاک، تواریخ، زیور، انجیل، صحابت انبیا، غیر مسلم مدرسین کی کتب اور خبرات و رسائل کے سینکڑوں حوالوں سے مزن ایک تحقیقی شاہکار، دیدہ زیب کتابت و طباعت مجلد صفحات ۳۶۲ (ہدیہ ۹۵ روپے)

رہبر زندگی مع طب نبوی :- (علیہ الصلوٰۃ والسلام) حضور ﷺ کی گھریلوں زندگی عادات و خصال اور طب نبوی پر لکھی ہوئی ایک منفرد اور بے مثیل کتاب، خوبصورت کتابت و طباعت مجلد دلش نامیش، صفحات ۲۷۲ (ہدیہ صرف ۶۵ روپے)

اتحاو امت :- فرقہ داریت کے خلاف جاد، صفحات ۲۸، عده کتابت و طباعت ہدیہ ایک روپے ڈاک ٹکٹ
مفتوح الجنة :- نماز کے موضوع پر خوبصورت کاچے صفحات ۲۵ ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

انسان درندہ کیوں؟! ملک میں بڑھتی ہوئی گارت گری، خون ریزی اور عنذہ گردی کے خلاف حکم جاد، صفحات ۱۶، ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

ابلتا ہمو :- بھارت اور فلسطین کے مسلمان پر گزرنے والی قیامت صفری کی خونپکان داشان کے چد اور اق، صفحات ۲۲، ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

فضائل و مسائل ماہ صیام :- صفحات ۱۶ ہدیہ ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ مسائل قریان:- صفحات ۱۶ ہدیہ صرف ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

ریاض الجنة :- باگہ رسالت آب ﷺ میں ہدیہ درود سلام پیش کرنے کے فضائل پر مشتمل مکتبہ محوالوں کا حصہ گھادت۔ صفحات صرف پانچ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

نوت :- ڈاک ٹکٹ خرچ ڈاک کے لئے طلب کئے جاتے ہیں خود تشریف لانے والے احباب کو تب مفت پیش کی جاتی ہیں۔

طبع حزب الاسلام پرست ذر فرمدینہ مارکیٹ ایمن پور بازار فیصل آباد۔

سید محمد سعید الحسن شاہ صاحب کی بعض مکرر تصنیفات

سیرت امام الانبیا :- (علیہ الصلوٰۃ والسلام) "قرآن کریم و بائل کی روشنی میں" قرآن پاک، تواریخ، زیور، انجیل، صحابت انبیا، غیر مسلم مدرسین کی کتب اور خبرات و رسائل کے سینکڑوں حوالوں سے مزن ایک تحقیقی شاہکار، دیدہ زیب کتابت و طباعت مجلد صفحات ۳۶۲ (ہدیہ ۹۵ روپے)

رہبر زندگی مع طب نبوی :- (علیہ الصلوٰۃ والسلام) حضور ﷺ کی گھریلوں زندگی عادات و خصال اور طب نبوی پر لکھی ہوئی ایک منفرد اور بے مثل کتاب، خوبصورت کتابت و طباعت مجلد دلش نامیش، صفحات ۲۷۲ (ہدیہ صرف ۶۵ روپے)

اتحاو امت :- فرقہ داریت کے خلاف جاد، صفحات ۲۸، عدوہ کتابت و طباعت ہدیہ ایک روپے ڈاک ٹکٹ مفتتاح الجنة :- نماز کے موضوع پر خوبصورت کاچے صفحات ۲۵ ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ انسان درنده کیوں؟ ملک میں بڑھتی ہوئی غارت گری، خون ریزی اور عنذہ گردی کے خلاف حکم جاد،

صفحات ۱۶، ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ ابلتا ہمو :- بھارت اور فلسطین کے مسلمان پر گزرنے والی قیامت صغری کی خونپکان داشان کے چد اور اق، صفحات ۲۲، ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

فضائل و مسائل ماہ صیام :- صفحات ۱۶ ہدیہ ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ مسائل قریان:- صفحات ۱۶ ہدیہ صرف ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

ریاض الجنة :- باگہ رسالت آب ﷺ میں ہدیہ درود سلام پیش کرنے کے فضائل پر مشتمل مکتبہ محوالوں کا حصین گھادت۔ صفحات صرف پانچ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

نوت :- ڈاک ٹکٹ خرچ ڈاک کے لئے طلب کئے جاتے ہیں خود تشریف لانے والے احباب کو تب مفت پیش کی جاتی ہیں۔

طبع حزب الاسلام پرست فرمدینہ مارکیٹ ایمن پور بازار فیصل آباد۔